مکتوب نگاری

مکتوب یا خطوط نگاری خیریت اور ایک دوسرے کے ساتھ تبادلۂ خیالات کا ایک موثر اور روایتی ذریعہ ہے۔ دور حاضر میں یہ ایک مقام پر اس لئے بھی مستحکم ہوا کہ اسے ادارہ جاتی طور پر اعتبار بخشا گیا۔ غالباً شیر شاہ سوری کے دور میں اس کو ابتدائی طور پر منظم کیا گیا۔ عہد مغل میں فارسی میں مکتوب نویسی کا رواج تھا۔ پچھلے تمام بادشاہ، امراء اور رؤسا کے خطوط جو بھی محفوظ ہیں وہ سب کے سب فارسی میں ہیں۔ شعرا کے تمام نثری کام فارسی میں ہی ملتے ہیں۔

غالب نے اپنے احباب کو خطوط اردو میں لکھنے شروع کیے۔ تنہا غالب نے ہی تمام عزیزوں، دوستوں اور شاگردوں کو تقریباً ۹۰۰ مکتوب لکھے ہیں۔ ان کے خطوط کے دو مجموعے ان کی زندگی میں ہی شائع ہو گئے۔ اس کے بعد سرسید، حالی، شبلی، ابوالکلام آزاد، سید سلیمان ندوی، علامہ اقبال، مہدی افادی، عبدالماجد دریابادی، پریم چند، فیض احمد فیض، صفیہ اختر وغیرہ کے خطوط کتابی شکل میں شائع ہوئے۔

مکاتیب یا خطوط بالکل ذاتی نوعیت کے ہوتے ہیں کیوں کہ اس میں لکھنے والا اکثر اپنے دلی جذبات کی ترجمانی کرتا ہے اور اپنے جذبات کو خطوط کی بیساکھی کے سہارے مخاطب تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ مکتوب نگار اپنے احوال و کوائف کے ساتھ ساتھ اپنی روایات، اپنی معاشرتی اور عصری حسیات تک اس میں مقید کر لیتا ہے، جو بعد میں ایک دستاویز کی شکل بن کر محفوظ ہو جاتے ہیں۔

اسداللہ خاں غالب

مرزا اسداللہ خاں غالب 27 ؍دسمبر 1797ء کو اپنی ننیہال آگرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام مرزا عبداللہ بیگ اور والدہ کا نام عزت النساء بیگم ہے۔ غالب بچپن میں ہی یتیم ہوگئے تو ان کے چچا نصراللہ بیگ خاں نے انہیں اپنی سرپرستی میں لے لیا۔ مولوی معظم کے مکتب میں غالب نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ وہیں سے ان کی شعرگوئی کی ابتداء ہوئی۔

ان کی شادی بھی کم عمری میں تقریباً 13 برس کی عمر میں الٰہی بخش خاں معروف کی بیٹی امراؤ بیگم سے ہوئی۔ شادی کے فوراً بعد ہی انہوں نے دہلی میں سکونت اختیار کرلی۔ حالانکہ انہیں وہاں مالی پریشانیوں کا سامنا رہا۔ خاندانی پنشن کے سلسلے میں انہوں نے کلکتہ کا سفر بھی کیا۔ آخر میں جب باضابطہ وظیفہ قلعۂ معلیٰ سے جاری ہوا تو حالات کسی قدر بہتر ہوئے۔ مگر غدر نے ان کی دنیا ہی بدل ڈالی۔ اسی پریشانی میں آخر کار 15 ؍فروری 1869 کو ان کا انتقال ہوگیا۔

غالب نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں لکھا۔ اردو میں خطوط کے دو مجموعے 'عود ہندی' اور 'اردوئے معلیٰ' کے نام سے چھپے ہیں۔ وہ پہلے اسد تخلص کرتے تھے بعد میں غالب کرنے لگے۔

غالب نے اپنے مکتوب کے ذریعے اردو کو بیش بہا دولت سے نوازا ہے۔ ان کے مکتوبات میں بے تکلف اور سادگی سے لبریز ماحول ملتا ہے۔ لہجے کی تندی اور ظریفانہ رنگ سے ان کے خطوط میں ایک خاص انداز نظر پیدا ہوگیا ہے۔ ان کے خطوط بالکل مکالماتی انداز کے ہیں۔ وہ خود کہتے ہیں کہ 'میں نے مراسلہ کو مکالمہ بنادیا ہے'۔ ان کے خطوط سے ہمیں جہاں ان کے ذہنی رویے کی پرکھ ہوتی ہے وہیں ان کی شخصیت کے تہہ در تہہ پہلو بھی سامنے آتے ہیں۔

سید شاہ کرامت حسین کرامت ہمدانی کے نام

دہلی، محلہ بلی ماراں

10 / جولائی 1860ء

شاہ صاحب کو غالب ناتواں کا سلام پہنچے۔ بھائی میرا کیا حال پوچھتے ہو۔ زندہ ہوں مگر مردے سے بدتر۔ حوادثِ زمانہ وعوارضِ جسمی سے نیم جاں ہو رہا ہوں۔ غذا کی حقیقت یہ ہے کہ صبح کو آٹھ دس بادام کا شیرہ، دوپہر کو سیر بھر گوشت کا پانی، دو گھڑی دن رہے دو یا تین تلے ہوئے کباب اور بس۔ نسیان حد سے گزر گیا ہوں۔ خط مع کلام اصلاح طلب بکس یا کتاب میں رکھ دیتا ہوں اور بھول جاتا ہوں۔ ایسی حالت میں اگر خط کا جواب یا اصلاحی غزل دیر میں پہنچے تو شکایت نہ کیا کرو۔ مجھے زندہ سمجھتے ہو جو تازہ کلام کی فرمائش کرتے ہو، غنیمت نہیں جانتے کہ مردہ کچھ لکھ کر بھیج دیتا ہے۔ سو روپے جو تم نے بھیجے وہ مجھے ملے۔ میں دوستوں کی خدمت گزاری میں کبھی قاصر نہیں رہتا۔ اس تکلیف کی کیا ضرورت تھی۔ میں یوں ہی خدمت گذاری کو حاضر ہوں۔ جب چاہو اپنا کلام بھیجو۔ تمہاری تینوں غزلیں بعد اصلاح بھیجتا ہوں۔ چشم بددور، تمہاری طبیعت مناسب اس فن کے ہے۔ اللہ نگاہِ بد سے محفوظ رکھے۔

نجات کا طالب

غالب

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

لفظ و معنی

ناتواں - کمزور

حوادث - حادثہ کی جمع، واقعہ ہو جانا

عوارض جسمی ـ جسمانی بیماریاں

نیم جاں ـ کمزور، آدھی جان

نسیان حد ـ ذہن کے دریچے سے نکل جانا، بھول جانا

اصلاحی غزل ـ اصلاح کے لئے دی گئی غزل، تصحیح کرنا، درست کرنا

کلام ـ بات، مواد جو درستگی کے لئے پیش ہو

غنیمت ـ کسی حد تک حاصل ہونا، قابل تشفی

خدمت گزاری ـ دل جوئی کرنا، جذبات کا خیال رکھنا

چشم بددور ـ بری نظر دور ہو، بری نظر سے پناہ ہو

نگاہِ بد ـ بری نظر

آپ نے پڑھا

- سید کرامت حسین کرامت ہمدانی کے نام غالب نے اپنے اس مکتوب میں اپنی محبت اور دوستی کو اس طرح واضح کیا ہے کہ میں کمزور ہوں، بیمار ہوں میرا حال کیا پوچھتے ہو۔ زندگی بس زندگی کی حد تک باقی ہے۔ غذا کے نام پر بادام کا شیرہ اور گوشت کا پانی۔ سرِشام چند کباب سے جی کو سیر کیا جاتا ہے۔ ایسے میں کلام کی اصلاح ایک مشکل کام ہے مگر وہ اسے کر کے بھی علاحدہ رکھ کر بھول جاتے ہیں۔ اب ایسی حالت میں جو کام ہو جاتا ہے وہی غنیمت ہے اور لائق شکر یہ ہے کہ وہ اس کو کسی طرح اصلاح کر ڈالتے ہیں۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ان کا بھیجا ہوا سو روپیہ مل تو گیا مگر دوستی میں اس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ ان کی طبیعت شاعرانہ ہے اس کے لئے انہیں مبارک باد دی گئی ہے اور سراہا گیا ہے اور بری نظر سے بچے رہیں اس کی دعا کی گئی ہے۔
- اس مکتوب کی زبان انتہائی رواں، صاف شفاف اور دلکش ہے۔ ایک ایسے شخص نے جس نے فارسی میں بہترین شاعری کی ہو اپنے عہد میں عمدہ اور بامحاورہ زبان کا استعمال کیا ہے جو آج کے تناظر میں بھی اسی طرح اہم اور کلیدی حیثیت رکھتی ہے اور ہم ترسیل و ابلاغ کے مرحلے سے آسانی سے گذر جاتے ہیں۔ ایک انسان جب دوسرے کو اپنی باتیں کہتا ہے تو اس تک پہنچنے کی یہ اولین شرط ہوتی ہے کہ اگلا اس کی زبان کو سمجھ رہا ہے یا کہ نہیں۔ غالب کو اس میں کمال کا درجہ حاصل ہے۔

مختصر ترین سوالات

1. غالب کی سنہ پیدائش کیا ہے؟
2. غالب کہاں پیدا ہوئے؟
3. غالب کے خطوط کے کسی ایک ایک مجموعہ کا نام لکھیے۔
4. غالب نے کتنے خطوط لکھے؟

مختصر سوالات

1. مکتوب نگاری کے فن سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔
2. غالب نے اپنے خطوط میں کن باتوں کا اظہار کیا ہے؟
3. غالب نے اپنے خط میں دوستی اور محبت کا اظہار کن لفظوں میں کیا ہے؟
4. غالب کا تعارف مختصراً لکھیے۔
5. غالب کے خطوط کی زبان پر پانچ سطریں لکھیے۔

طویل سوالات

1. غالب کے لکھے ہوئے خطوط کس نوعیت کے ہیں؟
2. غالب کے علاوہ کن قلم کاروں کے مکاتیب کتابی شکل میں شائع ہوئے؟
3. غالب کے خطوط سے اردو نثر کو کیا فائدہ پہنچا؟
4. مکتوب نگاری کے کیا فائدے ہیں؟

آیئے، کچھ کریں

1. غالب کی طرز میں کسی موضوع پر اپنے دوست کے نام ایک خط لکھیے۔
2. غالب کی خطوط نگاری کے موضوع پر اپنی جماعت میں تقریر کیجیے۔